پیشکش

ادارۂ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

اہل السنۃ

لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

قرآن فہمی کی اہمیت وضرورت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قرآن فہمی کی اہمیت وضرورت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرآنِ کریم...ایک عظیم کتابِ ہدایت

برادرانِ اسلام! قرآنِ مجید ہمارے لیے مشعلِ راہ اور ہدایت کا سرچشمہ ہے، یہ اللہ ربّ العالمین جلّ جلالہ کی نازل کردہ آخری آسمانی کتاب ہے، یہ وہ عظیم کتابِ ہدایت ہے، جس میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ضروری رَہنمائی کا بیان ہے، اللہ تعالی ہمیں قرآنِ پاک کی اَہمیت اور مقام ومرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا

ہے: ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ﴾[1] "لوگوں کے لیے ہدایت اور رَہنمائی، اور فیصلہ کی روشن باتیں ہیں!"۔

جن لوگوں نے کلامِ مجید کی اَہمیت کو جانا، اسے سمجھ کر پڑھا اور اس پر عمل کیا، وہ یقیناً کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے، اور جنہوں نے اسے معمولی کتاب سمجھ کر طاقِ نسیاں میں رکھ چھوڑا، وہ دنیا بھر میں ذلیل وخوار ہوئے!۔

حضراتِ گرامیٔ قدر! قرآنِ پاک اللہ عزّوجلّ کی طرف سے عطا کردہ وہ ضابطۂ حیات ہے، جس میں مذہب، سیاست، مُعاشرت، اور تعلیم سمیت زندگی کے ہر شعبے سے متعلق واضح رَہنمائی موجود ہے! لہٰذا قرآنِ کریم سے محبت اور اس کے اَحکام پر عمل ہی میں ہماری عزّت و ناموَری ہے، اللہ تعالی ہمیں قرآنِ پاک کی طرف دعوتِ فکر دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾[2] "یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموَری (عزّت) ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں!"۔

عزیزانِ محترم! قرآنِ کریم اللہ تعالی کی توحید، اس کے رسولوں کی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے، یہ وہ کلامِ مقدّس ہے، جو لوگوں کو سیدھی راہ دکھا کر

---

(١) پ٢، البقرة: ١٨٥.

(٢) پ١٧، الأنبياء: ١٠.

شاہراہِ جنّت پر گامزن کرتا ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ اس کی یہ فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾[1] "یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے، جو سب سے سیدھی ہے!"۔

قرآنِ پاک پڑھنے اور اسے یاد کرنے کا اجر وثواب

حضراتِ ذی وقار! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسے حفظ کرنا، اسے محبت بھری نگاہ سے دیکھنا، اور اس میں غَور وفکر کرنا سب عبادت ہے، اس کی تلاوت حصولِ شِفاء اور رَحمت کا باعث ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[2] "ہم قرآن میں وہ چیز اُتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شِفاء اور رحمت ہے!"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ»[3] "جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے

---

(١) پ١٥، الإسراء: ٩.

(٢) پ١٥، بني اسرآءيل: ٨٢.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب فضائل القرآن، ر: ٢٩١٠، صـ ٦٥٤.

اس کے عوض ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا ثواب دس ۱۰ اگنا ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" ایک حرف، اور "میم" ایک حرف ہے!"۔

عزیزانِ گرامیٔ قدر! محبت، ادب اور احترام کے ساتھ اس مقدّس کتاب کی تلاوت کرنے والا، عظیم اجر وثواب کے ساتھ ساتھ اطمینانِ قلبی، اور پختگیٔ ایمان کی دولت سے بھی مالامال ہوتا ہے، اس کتاب کی بار بار تلاوت سے اکتاہٹ کے بجائے، محبّتِ الٰہی اور حلاوتِ عشق میں مزید اضافہ ہوتا ہے، جو لوگ اچھے انداز سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں، وہ بڑے خوش نصیب ہیں، اور جن کے لیے اس کی تلاوت میں کوئی دُشواری ہے، وہ بھی بڑے بخت آور ہیں؛ کہ نبیٔ کریم ﷺ نے انہیں دُگنے ثواب کی نویدِ مسرّت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ، فَلَهُ أَجْرَانِ»[۱] "جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے، اور جو رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے، اور وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں) اس کے لیے دُگنا ثواب ہے!"۔

(۱) "سنن أبي داود" باب في ثواب قرآءة القرآن، ر: ١٤٥٤، صـ٢١٧.

اسی طرح ایک اَور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَة، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ، فَلَهُ أَجْرَان»[1]

"اُس شخص کی مثال جو قرآنِ پاک پڑھتا ہے اور وہ اُس کا حافظ ہے، تو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن پاک کو لوحِ محفوظ سے لکھتے ہیں، اور اُس کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اُسے یاد رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اس پر دشوار ہے، تو اُس کے لیے دو ۲ اجر ہیں!"۔

حضراتِ محترم! کلامِ ربّانی کی تلاوت کا شَغف، اللہ رب العالمین سے محبت کی ایک عظیم علامت ہے، جو لوگ قرآنِ پاک سے محبت کے باعث، شب وروز اس کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، اس کی تعلیمات کو اپنی ذات پر لاگو کرتے ہیں، ان کا ظاہر بھی مطلعِ انوار، اور ان کا باطن بھی بقعۂ نور ہوتا ہے، دنیا میں بھی ان کی قدر ومنزلت بلند کر دی جاتی ہے، اور جنّت میں بھی ان کو مقاماتِ رفیعہ پر فائز کیا جائے گا۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، باب، ر: ٤٩٣٧، صـ٨٨٠.

قرآن فہمی کی اَہمیت

عزیزانِ گرامی! قرآنِ مجید پیغامِ الٰہی عَزَّوَجَلّ ہے، یہ پیغام اس اَمر کا متقاضِی ہے کہ اسے پڑھ کر اس سے رَہنمائی حاصل کی جائے، اور رَہنمائی حاصل کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے، کہ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے مَعانی ومَفاہیم پر بھی غور کیا جائے، کسی مستند ترجمہ وتفسیر (مثلاً کنزالایمان اور خزائن العرفان) کے ذریعے اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، اور اگر اس طرح بھی سمجھنا مشکل ہو، تو کسی صحیح العقیدہ سنّی عالمِ دین سے رجوع کیا جائے۔ قرآن فہمی کس قدر اَہمیت کی حامل ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اس کی ایک آیت کو سمجھ کر پڑھنا، بنا سمجھے گویا پورا قرآنِ پاک پڑھنے سے بھی افضل ہے۔ اللہ ربّ العالمین نے متعدّد مقامات پر فہمِ قرآن اور اس میں غور وفکر کی تاکید فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾[1] "تو کیا قرآن میں غور نہیں کرتے ؟!"۔

عزیزانِ محترم! قرآنِ پاک کے نزول کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے، کہ اس کی تعلیمات پر غور وفکر کر کے اسے سمجھا جائے، اور اس سے نصیحت ورَہنمائی حاصل کی

---

(۱) پ۵، النِّساء: ۸۲.

جائے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا﴾[1] "یقیناً ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا؛ تاکہ وہ سمجھیں!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ﴾[2] "یقیناً ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی؛ تاکہ کسی طرح انہیں دھیان (توجہ) ہو!"۔

حضراتِ گرامیٔ قدر! قرآن فہمی اور نصیحت ورَہنمائی ہی نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد ہے، اس مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[3] "یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اُتاری برکت والی؛ تاکہ اس کی آیات کو سوچیں اور عقل مند نصیحت حاصل کریں!"۔

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "ہر شخص کا غور کرنا علیحدہ علیحدہ ہے، مجتہدین قرآنِ پاک میں غور کر کے شرعی مسائل نکالیں، صالحین اس میں غور وفکر کر کے اَسرار ورُموز معلوم کریں، علمائے کرام غور کر کے اَحکام کی حکمتیں معلوم کریں، اور عوام

---

(۱) پ۱۵، بني إسرائيل: ٤١.

(۲) پ۲۳، الزمر: ۲۷.

(۳) پ۲۳، ص: ۲۹.

قرآنِ کریم میں غور کر کے ایمان کو تازہ کریں"[1]۔ اور علمائے کرام سے مسائل سیکھیں! ؏

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں اللّٰہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار![2]

فہمِ قرآن... حکمت ودانائی کا راز

حضراتِ محترم! ہمارے اَسلاف کرام نے قرآنِ مجید کے اَحکام پر غور وفکر کیا، اس کے مَعانی ومقاصد کو سمجھا، اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاری، لہذا اُن کا شمار دنیا کی بہترین اقوام میں ہونے لگا، انہوں نے انتہائی قلیل عرصہ میں اسلام کا پرچم ساری دنیا میں لہرا دیا، انہوں نے باہمی انتشار وخلفشار کو پسِ پشت ڈال کر اتحاد ویگانگت کی ایسی فضا قائم کی، کہ رہتی دنیا تک اس کی مثال دی جاتی رہے گی، یقیناً ان حضرات نے حکمت ودانائی کا یہ راز پالیا تھا، کہ قرآن مجید ہی "کتابِ زیست" ہے، یہی وہ حکیمانہ کتاب ہے، جس سے زندگی کا کوئی شعبہ مخفی نہیں ہے، جبکہ اس کے برعکس آج ہم لوگوں نے اسے سمجھنے اور اس سے رَہنمائی حاصل کرنے کے بجائے، اسے "حصولِ برکت" کا ذریعہ سمجھ کر گھر کے کسی کونے میں رکھ چھوڑا ہے، اس کی تلاوت وتفہیم تو درکنار، اس کے غلاف پر پڑی گرد صاف کرنے کا بھی مہینوں مہینوں خیال تک نہیں آتا! آج امّتِ

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۱۴۳۔

(۲) "ضربِ کلیم" "اشتراکیت"، ص۱۴۸۔

مسلّمہ کے زوال اور زبُوں حالی کا سب سے بڑا سبب، اسلامی تعلیمات اور قرآنِ پاک کے اَحکام سے رُو گردانی ہے ؏

درسِ قرآن اگر ہم نے بھلایا نہ ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا!
دل میں آیات اُترتیں تو اُجالا ہوتا
نفرت وبُغض کو سینوں میں نہ پالا ہوتا!
رب کے اَحکام سے دامن نہ چُھڑایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا!
تھاما قرآن تو کیے قیصر وکسریٰ نابُود
اس سے منہ پھیر کے خطرے میں ہے امّت کا وُجود!

قرآن مجید کی تعلیمات سے عدم آگاہی کے نقصانات

میرے محترم بھائیو! آج قرآن مجید کی تعلیمات سے عدم واقفیت کے باعث، ذلّت ورُسوائی ہمارا مقدّر بن چکی ہے، مسلمان دنیا بھر میں ظلم وستم کا شکار ہیں، دہشتگردی کے نام پر اسلام اور اس کے نام لیواؤں کا نام ونشان مٹانے کی کوششیں جاری ہیں، ملکِ شام، یمن، عراق، فلسطین، برما، افغانستان اور کشمیر سمیت دنیا بھر میں، ہر جگہ بے گناہ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے، ہمارے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر حملے کیے جارہے ہیں، اور ہم بے بسی کی تصویر بنے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے ہیں!۔ اگر ہم اس ذلّت ورُسوائی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں، توہمیں صدقِ دل

سے قرآنِ کریم کے دامن میں پناہ ڈھونڈنی ہوگی! اسے سمجھ کر پڑھنا ہوگا! اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا! کیونکہ ہماری عزّت وشہرت اور ناموَری کا راز، قرآنِ پاک میں پنہاں ہے، جب تک ہم قرآن فہمی کے ذریعے قرآنِ پاک کا حق ادا نہیں کریں گے، تب تک ہم عزّت وسربلندی کے راستے پر گامزن نہیں ہوسکتے! ع

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہوکر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہوکر!

قرآن فہمی کی ضرورت

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! قرآنِ مجید کو مشعلِ راہ بنا کر، مُعاشرتی طور پر کامیابیاں سمیٹنے والی عظیم شخصیات سے، عالمِ اسلام کی تاریخ بھری پڑی ہے، اُن کی قرآن فہمی کی بدَولت اسلامی سلطنت کی حُدود دس ۱۰ لاکھ مربع میل سے بھی تجاوز کرگئی، بلاامتیازِ مذہب اُن کے عدل وانصاف پر مبنی برتاؤ کا غیر مسلموں نے بھی اعتراف کیا، انہوں نے سپر پاور کے طور پر دنیا بھر میں حکمرانی کی، اُن کی کامیاب داخلہ وخارجہ پالیسی، اور مُعاشی اِقدامات کی ایک بڑی وجہ ان کا فہمِ قرآن بھی تھا۔

ان حضرات نے اس مقدّس کلام کے ایک ایک لفظ کو اپنے دل ودماغ میں نہ صرف اتارا، بلکہ اس کے مَعانی ومفاہیم اور مطلوب ومقصود کو سمجھ کر اسے عملی جامہ بھی پہنایا! لہذا ہمیں بھی اپنی مساجد، مدارس، خانقاہوں، ہسپتال، یونیورسٹیز، کالجز اور دیگر اداروں میں، فہمِ قرآن کی اَہمیت کو اجاگر کرنا چاہیے! تاکہ قرآنِ پاک کی رَہنمائی میں ہمارے نوجوان بھی دنیا کے چیلنجز (challenges) سے نبرد آزما ہو

سکیں! ضرورت صرف اس اَمر کی ہے کہ ہم اپنے مستقبل کا لائحۂ عمل طے کریں، اور قرآنِ پاک کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کریں!!۔

فہمِ قرآن اور تجدیدِ عہد

حضراتِ گرامیٔ قدر! اگر ہم واقعی سچے دل سے یہ چاہتے ہیں، کہ امّتِ مسلمہ کی عظمتِ رفتہ بحال ہوجائے، اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہوجائے، تو سب سے پہلے ہمیں اپنی انفرادی واجتماعی زندگی کو قرآن پاک کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا، اپنے شب وروز کے معمولات کو قرآنی ہدایات کے تابع کرنا ہوگا! کیونکہ جب تک ہم مسلمان قرآنِ کریم کو اپنا رہنما تسلیم نہیں کریں گے، تب تک ذلّت ورُسوائی کا یہ دَور ختم ہونے والا نہیں، اور اس طرح ہماری مشکلات کبھی بھی کم نہیں ہوں گی!!۔

میرے پیارے بھائیو! سالِ نَو کا آغاز ہوچکا ہے، لہٰذا اس اَہم موقع پر ہم سب کو چاہیے کہ ایک بار پھر یہ عہد اور نیّت کریں، کہ سارا سال اعمالِ صالحہ وتلاوتِ قرآنِ کریم کو اپنی عادت بنائیں گے، اور اس کی تعلیمات کو سمجھ کر اس پر عمل کی بھرپور جدوجہد کریں گے! تاکہ ہمیں ربِ حنّان ومنّان کی رِضا وخوشنودی حاصل ہو، اور قرآنِ پاک سے ہمارا رشتہ مزید پختہ ہوجائے، آمین!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قرآنِ عظیم سے محبت عطا فرما، اسے مکمل مَعانی ومَفاہیم کے ساتھ سمجھنے کی سعادت نصیب فرما، قرآنِ مجید کو ہمارے دلوں کی بہار، آنکھوں کا نور اور غموں کا مَداوا بنا، ہمیں روزانہ اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما، اپنے بچوں کو حافظِ

قرآن اور عالمِ قرآن بنانے کی سعادت عطا فرما، سالِ نَو میں اپنی خاص رحمت و برکت اور انعام واکرام سے فیضیاب فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان

ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.